TRANSPARENCY
INTERNATIONAL-PAKISTAN

5-C, 2nd Floor, Khayaban-e-Ittehad, Phase VII,
Defence Housing Authority, Karachi.
Tel: (92-21)-35390408, 35390409, Fax: 35390410
E-mail: ti.pakistan@gmail.com
Website: www.transparency.org.pk

19th March 2013

Honorable Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry,
Chief Justice of Pakistan,
Supreme Court of Pakistan,
Constitutional Avenue, Islamabad.

Attn: Human Rights Cell

Sub: Prayer for taking SUO MOTO action against KESC on the allegation of Corruption committed by Ministry of Finance by doling out illegal benefits of above Rs 198 billion (Rs 66 billion annually) to M/s Abraj of KESC .

HR Case No. 36434-S/2012 - Default of Rs 271 Billions

May it please your Lordship,

My Lord, the Transparency International Pakistan has to submit more allegations made against KESC in press media which are alarming, made on KESC in the media reports,

That on 2 March 2013, it has been reported in press that according to KESC's own 6 Monthly report, KESC has to pay **Rs 271 Billions** arrears to WAPDA, SSGCL, PSO, PTV, IPPs, and FBR. **(Annex-A).** Total revenue collection of Pakistan government in FY 2012 was about Rs 2,000 Billion, and this default if KESC is over 13% of national revenue.

In another news, dated 8th March 2013, it has been reported that KESC has sent bills for fictitious additional charges upto Rs 15,000 in February 2013. On minimum consumer of 500,000, this comes to **Rs 7.5 Billion, which may be a criminal act of cheating public at large, and Abjaj Group, owners of KESC is treating Pakistan as hostage, only due to illegal Amended Agreement of 2009.**

As KESC has not denied these allegations of news media in press, the allegations are true as according to a Supreme Court Order, a news not denied is deemed to be correct.

Transparency International Pakistan is striving for across the board application of Rule of Law, which is the only way to stop corruption.

An indulgence of the Honorable Court in the matter is prayed for.

Yours Obediently,

Syed Adil Gilani,
Adviser

Ecnl; 2 Annexes, A & B

A NON-PARTISAN, NON-PROFIT COALITION AGAINST CORRUPTION
Donations exempted from tax U/S 2 (36) (c) of I. Tax Ordinance 2001

روزنامہ دنیا کراچی

کے الیکٹرک (کے ای ایس سی) مختلف اداروں کے 271 ارب روپے ڈکار گئی

منافع کا دعویٰ کرنے والے کے ای ایس سی نے کئی اداروں کے نام پر صارفین سے تو رقم وصول کر لی لیکن ان اداروں کو نہیں دی

پی ٹی وی کو لائسنس کی مد میں سوا دو ارب اور انکم ٹیکس کی مد میں 3 ارب روپے ادا نہیں کیے گئے، سخت ایکشن لیے جانے کا امکان

کراچی (رپورٹ: راشد قرار) کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کے اپنے اعداد و شمار نے اس کی اپنی کارکردگی کا پول کھول دیا ہے، کمپنی نے انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ سمیت مختلف اداروں کے 271 ارب روپے دینے ہیں، منافع کا دعویٰ کرنے والی کے ای ایس سی نے کئی اداروں کے نام پر صارفین سے رقم تو وصول کر لی ہے مگر وہ رقم ان اداروں کو نہیں دی ہے جن میں انکم ٹیکس اور پاکستان ٹیلی ویژن کے ادارے سرفہرست ہیں، یہی نہیں کے ای ایس سی نے بینکوں کا مارک اپ بھی نہیں دیا جس پر خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے، مالیاتی اداروں کی جانب سے کے ای ایس سی کے خلاف سخت ایکشن لیا جا سکتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کے ای ایس سی کی جانب سے رواں مالی سال کے ابتدائی 6 ماہ کی جو رپورٹ جاری کی گئی ہے جس میں کے ای ایس سی نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس نے مختلف اداروں کے 271 ارب روپے دینے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق سب سے زیادہ واجب الادا رقم ٹریڈ اور دیگر کی مد میں ظاہر کی ہے۔ مذکورہ رقم 93 ارب روپے ہے۔ کے ای ایس سی کی رپورٹ میں ان واجبات کے حوالے سے تفصیلات فراہم نہیں کی ہیں جس کی وجہ سے ماہرین کی جانب سے مذکورہ واجبات پر سوال اٹھائے گئے ہیں۔ کے ای ایس سی کے ذرائع کے مطابق کمپنی کی جانب سے ہر ماہ صارفین سے جو سیلز ٹیکس اور ٹی وی فیس لی جاتی ہے وہ بھی ان اداروں کو نہیں دی گئی ہے۔ کے ای ایس سی پر پی ٹی وی کے ٹی وی لائسنس فیس کی مد میں سوا دو ارب روپے دینے ہیں جبکہ انکم ٹیکس کی مد میں 3 ارب روپے دینے ہیں۔ مذکورہ رقم گزشتہ 3 سالوں کی ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ کے ای ایس سی کی جانب سے 3 سالوں سے انکم ٹیکس نہیں دیا جا رہا۔ رپورٹ کے مطابق سوئی سدرن گیس کمپنی کے 45 ارب روپے، این ٹی ڈی سی کے 24 ارب روپے، کے ای ایس سی کو دینے ہیں اور یہی نہیں کے ای ایس سی نے مختلف بینکوں اور مالیاتی اداروں سے جو قرض لیا ہے اس پر مارک اپ کی رقم بھی 5 ارب روپے ہو چکی ہے اور یہ رقم جون تا دسمبر 2012 کی ہے۔ کے ای ایس سی ذرائع کے مطابق مالیاتی اداروں کی رقم جلد ادا نہیں کی گئی تو کے ای ایس سی کے خلاف مالیاتی اداروں کی جانب سے ایکشن لیا جا سکتا ہے۔

2 March , 2013

روزنامہ دنیا کراچی

کے ای ایس سی نے ہزاروں روپے کے اضافی بل بھیج دیئے

صارفین پریشان

کسٹمر سروس سینٹرز صارفین کے لیے ٹارچر سیل بن گئے، کنڈا لگانے اور نیوٹرل بریک کرنے کے الزامات، اضافی بل نہ بھرنے کی صورت میں کنکشن کاٹنے کی دھمکی

کے ای ایس سی، گورنر اور وزیراعلیٰ ہاؤس کمپلین سینٹرز میں ریکارڈ شکایات درج، ٹارگٹ پورا نہ کرنے کی صورت میں برطرفی کی دھمکی پر زونل انچارجز اضافی بل بھیجنے لگے

کراچی (رپورٹ: راشد قرار) کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی نے بجلی چوروں کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے شہر کے ڈیڑھ لاکھ سے زائد صارفین کو بجلی چور قرار دے کر ان کے بلوں میں 5 تا 10 ہزار روپے کا اضافہ کر دیا، اضافی بل ملنے سے شہریوں کو شدید پریشانی کا سامنا، کے ای ایس سی کے کسٹمر سروس سینٹر (آئی بی سی اور ڈی آئی بی سی) صارفین کے لیے ٹارچر سیل بن گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق کے ای ایس سی کی جانب سے رواں ماہ (فروری) کے بھیجے جانے والے بلوں کی وجہ سے شہری شدید ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں۔ کے ای ایس سی کی جانب سے شہر کو بلنگ اور میکنکس کے حوالے سے 29 زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق کے ای ایس سی کی انتظامیہ کی جانب سے ہر زون کو رواں ماہ شہریوں سے زیادہ سے زیادہ وصولی کی ہدایت دی گئی ہیں۔ کے ای ایس سی کے تمام زون اور شکایتی مراکز سے ملنے والی معلومات کے مطابق رواں ماہ ڈیڑھ لاکھ صارفین کو اضافی بل بھیجے گئے ہیں اور اس بار اضافی بل ان صارفین کو بھیجے گئے ہیں جن کا بلنگ کے حوالے سے ریکارڈ ہمیشہ صاف رہا ہے لیکن اس کے باوجود ان صارفین کو 5 ہزار تا 10 ہزار روپے کے اضافی بل بھیجے گئے ہیں۔ اضافی بل والے صارفین جب بل درست کرانے کے لیے کے ای ایس سی کے دفاتر جاتے ہیں تو کسٹمر سروس سینٹر کا عملہ صارفین پر بجلی چوری کا الزام عائد کرتے ہوئے کنڈا لگانے یا نیوٹرل بریک کیے جانے کا انکشاف کرتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مذکورہ الزام کے ای ایس سی کے عملے کی جانب سے بغیر کسی تحقیق اور صارف کے گھر کا لوڈ چیک کیے بغیر لگایا اور صارفین پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ خاموشی بل جمع کرا دیں ورنہ ان کے خلاف ایف آئی آر کٹوا کر ان کی بجلی کاٹ دی جائے گی۔ یہی نہیں کورنگی، ایف بی ایریا، ملیر زون کے عملے کی جانب سے صارفین کے ساتھ بدتمیزی بھی کی جاتی ہے۔ بلنگ کے حوالے سے جن زونز میں سب سے زیادہ شکایات ہیں ان میں سرجانی، لیاقت آباد، ملیر، گارڈن، لیاری کے دونوں زون، اورنگی کے دونوں زون، کورنگی، کلفٹن، نارتھ کراچی، سائٹ، کمز (KIMZ) گلشن اقبال، گلستان جوہر، ناظم آباد، نارتھ ناظم آباد اور صدر زون شامل ہیں۔ کے ای ایس سی کے اپنے شکایتی ٹیلی فون نمبر کے علاوہ گورنر ہاؤس، وزیراعلیٰ ہاؤس اور کمشنر کراچی کے دفاتر میں بھی اضافی بلوں کی شکایات ریکارڈ تعداد میں نوٹ کی گئی ہیں تاہم ان جگہوں سے بھی شہریوں کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا جا رہا ہے۔ کے ای ایس سی ذرائع کے مطابق اضافی بلنگ ان علاقوں میں کرنے کی ہدایت دی گئی تھیں جہاں پر بلنگ ریکوری کی کم ہے اور زون کے انچارج کو اس حوالے سے مخصوص ٹارگٹ دیا جاتا ہے اور جو انچارج وہ ٹارگٹ پورا کرنے میں ناکام ہوتا ہے اس پر ملازمت سے برطرفی کا دباؤ ہوتا ہے جس پر زون انچارجز شہریوں کو اضافی بل بھیجنے پر مجبور ہیں۔

8 March 2013